پاکستان میں قانون نافذ کرنیوالے ادارے اندھے بہرے اور گونگے ہو کر رہ گئے ان میں سے کسی کا قصاص نہیں لیا گیا، ان میں سے کسی کے قاتل گرفتار نہیں کئے گئے، ان میں کسی کے وارثوں کی اشک شوئی نہیں کی گئی، ان میں سے کسی کے وارثوں کو اب اُمید تک بھی نہیں کہ کوئی سی حکومت عدل وانصاف قائم کرے گی۔ اور ان بے گناہ مظلوموں کی دادرسی و حق رسی ہوگی! ایسے ہولناک واقعات اور ایسے بہیمانہ قتل اور ایسی المناک اموات دل ودماغ کو ماضی کی طرف دیکھنے پر مجبور کر دیتی ہیں۔ میں کھلی آنکھوں اپنا ماضی دیکھ رہا ہوں کہ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ مدینۃ الرسول میں اپنے ہی دورِ خلافت میں محصور ہیں اور اپنے ہی گھر کی چار دیواری میں محبوس ہیں پانی روٹی سب بند —— اسی حالت میں قتل کر دیئے جاتے ہیں۔ لاش تین دن بے گور وکفن پڑی رہتی ہے اور قانون نافذ کرنے والے ادارے قانون نافذ نہیں کر سکے تھے۔ تب بھی عجمی مشرکوں نے طوفان بدتمیزی برپا کیا ہوا تھا۔ آج بھی عجم کے مشرکوں کی سازشیں، دھن، دھونس، اور دھاندلی کے مشرکانہ ہتھکنڈوں سے اہلِ حق کا ناحق خون بہایا جا رہا ہے لیکن خون بہا تک نہیں دیا جاتا تب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے قاتلینِ عثمان سے قصاص لیا اور سیدنا عثمان شہید کا خون بہا وارثوں کو ادا کیا آج بھی کوئی وارثِ معاویہ رض ہی مولانا حق نواز کا قصاص لے گا اور قاتلینِ حق نواز کو کیفرِ کردار تک پہنچائے گا پھر مولانا حق نواز کی شہادت کا دن بھی تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے قریب تر ہے موجودہ وفاقی وصوبائی حکومتیں جن استبدادی طریقوں سے اپنی اپنی حکومتوں کی بقاء واستحکام کی سرد جنگ لڑ رہی ہیں ان سے کسی انصاف کی توقع نہیں کی جاسکتی لیکن پنجاب حکومت جو پنجاب میں حق وصداقت کا ڈنکا بجانے کی دعویدار ہے اس سے ایک ہی سوال ہے کہ مولانا حق نواز رحمۃ اللہ علیہ سمیت پنجاب میں یہ ۱۱ واں قتل ہے حکومتِ پنجاب کا عدل وانصاف کا دعویٰ کیا ہوا —— ؟ یہاں کچھ نہیں کرو گے تو ایک بہت بڑی بارگاہ میں پیش ہو کر کیا کرو گے؟ کیا منہ لے کر جاؤ گے وہاں؟ یہی سوالات وفاقی حکومت سے بھی ہیں اور مزید یہ کہ اگر بھٹو کا قاتل ضیاء ہے تو حق نواز کا قاتل ......

پاکستان اور ایران

گزشتہ دنوں ایک دہشتناک خبر قومی اخبارات میں چھپی کہ ایران کے کمانڈوز پاکستانی سرحد پار کر کے تفتان کے علاقہ میں داخل ہوئے اور سردار بلوچ خاں کو قتل کر کے بڑے آرام سے ایران واپس چلے گئے۔ اس سے پہلے بھی وہ ایک مرتبہ پاکستانی حدود میں ڈاکوؤں کی طرح گئے اور سردار بلوچ خاں کی دکان تباہ کر گئے تھے (روزنامہ "جنگ" لاہور